صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا افضل ہے یا بائیں جانب؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Pin-7308 تاریخ: 13-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ دورانِ جماعت صف کی دائیں جانب کھڑے ہونا افضل ہے یا بائیں جانب؟ بعض اوقات بعد میں آنے والے مقتدیوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ دائیں جانب ہی کھڑے ہوں، جس کی وجہ سے اس طرف نمازی زیادہ اور بائیں جانب کم ہو جاتے ہیں اور کئی بار باہر سے آنے والوں کو جو جانب قریب لگتی ہے، وہ اسی طرف کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ برائے کرم اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مقتدیوں کے لیے بنیادی حکم یہ ہے کہ وہ امام کی دونوں جانب صف برابر رکھیں، کیونکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **"تم امام کو درمیان میں رکھو۔"** اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مقتدی امام کے پیچھے، اس کی سیدھ میں کھڑا ہو اور بقیہ اس کی دونوں جانب برابر برابر۔ پھر اگر امام کی دونوں جانب نمازی برابر ہوں، تو دائیں جانب کھڑے ہونا افضل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **"تم امام کی دائیں جانب کو اختیار کرو اور اللہ پاک اور اس کے فرشتے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔"** البتہ اگر دائیں جانب لوگ زیادہ ہوں اور بائیں جانب کم، تو اس صورت میں بائیں جانب ہی کھڑے ہونا افضل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: **"جس نے امام کی بائیں جانب کو آباد کیا، اسے ڈگنا اجر ملے گا۔"** لہٰذا مسجد میں موجود یا بعد میں آنے والے تمام مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ طریقہ کار کے مطابق ہی صف بنائیں، تاکہ زیادہ ثواب حاصل ہوسکے۔ البتہ اگر مقتدیوں نے اس طرح صف نہ بنائی، مثلاً کسی ایک جانب زیادہ نمازی کھڑے ہوگئے، تب بھی نماز ہوجائے گی، لیکن ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

مذکورہ حکم پر احادیث:

مقتدیوں کو دونوں جانب صف برابر رکھنے کا حکم ہے۔ چنانچہ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "توسطوا الامام وسدوا الخلل" ترجمہ: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں میں کشادگی کو ختم کرو۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، ج3، ص147، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دونوں جانب نمازی برابر ہونے کی صورت میں دائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔ چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "علیکم بمیامن الصفوف وایاکم وما بین السواری وعلیکم بالصف الاول" ترجمہ: صفوں کی دائیں جانب کو لازم پکڑو، ستونوں کے درمیان صف بنانے سے بچو اور پہلی صف کو اختیار کرو۔ **(مصنف عبدالرزاق، ج2، ص58، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت)**

اسی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف" ترجمہ: بے شک اللہ پاک اور اس کے فرشتے سیدھی جانب والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(سننِ ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، تفریع ابواب الصفوف، ج1، ص181، مطبوعہ بیروت)

بائیں جانب نمازی کم ہوں، تو اسی جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔ چنانچہ حضرتِ ابن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:"قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم:ان میسرۃ المسجد تعطلت،فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:من عمر میسرۃ المسجد کتب لہ کفلان من الاجر"ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!مسجد کی بائیں جانب ویران ہو گئی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جو مسجد کی بائیں جانب کو آباد کرے گا،اس کے لیے دُگنا اجر لکھا جائے گا۔

(ابنِ ماجہ،ج1،ص321،مطبوعہ داراحیاء الکتب العلمیہ)

مذکورہ حکم پر جزئیات:

نماز میں صف کیسے بنائی جائے اور کس وقت کس جانب کھڑے ہونے کا حکم ہے؟اس بارے میں حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"ویقف الاکثر من واحد"صادق بالاثنین و کیفیتہ ان یقف واحد بحذائہ والآخر عن یمینہ ولو جاء واحد وقف عن یسار الاول الذی ھو بحذاء الامام فیصیر الامام متوسطا ویقف الرابع عن یمین الواقف الذی ھو عن یمین من بحذاء الامام والخامس عن یسار الثالث وھکذا،فاذا استوی الجانبان یقوم الجائي عن جھۃ الیمین وان ترجح الیمین یقوم عن یسار"ترجمہ:ایک سے زائد مقتدی(امام کے پیچھے)کھڑے ہوں گے۔ایک سے زائد کہنا دو پر بھی صادق آتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے اس کی سیدھ میں اور دوسرا اس کی دائیں جانب کھڑا ہو گا اور اگر ایک اور آجاتا ہے،تو وہ امام کی سیدھ میں کھڑے ہونے والے پہلے مقتدی کی بائیں جانب کھڑا ہو گا،اس طرح امام ان کے درمیان میں ہو جائے گا اور چوتھا امام کے پیچھے والے مقتدی کی سیدھی جانب کھڑے ہونے والے کی دائیں جانب اور پانچواں تیسرے نمبر پر آنے والے کی دائیں جانب کھڑا ہو گا اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔پس اگر دونوں جانب کے مقتدی برابر ہوں،تو بعد میں

آنے والا سیدھی جانب کھڑا ہو گا اور اگر دائیں جانب زیادہ مقتدی ہوں، تو وہ بائیں جانب کھڑا ہو جائے گا۔ **(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص305، مطبوعہ کراچی)**

اور **مرقاۃ المفاتیح** میں ہے:"واذا خلا الیسار عن المصلین یصیر افضل من الیمین مراعاۃ للطرفین" ترجمہ: جب بائیں جانب، نمازیوں سے خالی ہو، تو دونوں جانبوں کی رعایت کرتے ہوئے بائیں جانب، دائیں جانب سے افضل ہو جائے گی۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج3، ص852، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اور مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا:"اگر امام کی داہنی جانب مقتدی زیادہ ہوں اور بائیں جانب کچھ کم ہوں یا دونوں جانب برابر ہوں، تو نئے آنے والے مقتدی کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟"

تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:"بائیں جانب مقتدی کچھ کم ہوں، تو آنے والے مقتدی کو بائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے کہ وہ اقرب الی الامام ہے اور دونوں جانب برابر ہونے کی صورت میں داہنی جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔"

(فتاوی فیض الرسول، ج1، ص344تا345، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

26ربیع الاول1445ھ/13اکتوبر2023ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے